بسم اللہ الرحمن الرحیم

میری مالک نی میری سر پہ یہ احسان کیا
خاک ناچیز تہا مین سو مجہی انسان کیا

اوس پری ویکی خرابی ہوی ای عشق دریغ
تو نی کس خانہ مطبوع کو ویران کیا

ضبط تہا جب تین جراحت ہوی ہی ظاہر
اشک نی بہہ کی میری چہرہ پہ طوفان کیا

انہا شوخی و لکی جو صبا سی یو ہے چلے
تک کف خاک کو بہی اونی پریشان کیا

مجکو شاعر نکہو سیر کہ صاحب مین نی
درد و غم کتنی کی جمع تو دیوان کیا

دین و دل علم کو اسان ناتوانی مین لیکیا
یہ محبت کر کی یہ بار گران مین لیکیا

خاک و خون مین لوٹ کر رہ جانی ہی کا لطف ہے
جان کو کیا جو سلامت نیم جان مین لیکیا

سرگذشت عشق کی تہ کو نہ پہنچا کوئی یہان
گرچہ بینی دوستان یہ داستان مین لیکیا

عرصہ دشت قیامت باغ ہو جاویگا سب
اسطرح سے ہی چشم خونفشان مین لیکیا

ذکر دل جانیکا وہ پر کہیں [illegible] کہنی لگا
یہ سنانی ہو کسی [illegible] مہربان مین لیکیا

تک جہان مہر و وفا کی جنس [illegible]
لیکن اسکو پہیری لایا جہان مین لیکیا

[illegible] محنہ کما [illegible] تہا اس رتبہ اعلی مین نہ [illegible]

جو زمین سے نکلی اوس پہ آسمان میں لٹکیا

صبر اپنی سے عمل ہے — مجنون کی دنیا میں خلل تھا
دل ٹوٹ گیا تو جون نہ نکلا — شیشہ یہ بہت ہی کم بغل تھا
تھیں سکی نظر میں اوسکی ہو بین — افسوس یہ شعر مبتذل تھا
کیا قدر [illegible] کی کو سین — اس قیمتی نظیر یکا بدل تھا

تھا نزع میں وست منیر دل پر
شاید دل ہی میں کچھ خلل تھا

گر یا جہان جنون میں نام و ننگ آیا — ایک جمع لڑکون کا بھی لیکی سنگ آیا
سب شمع کی سی چلی مجلس میں یک گی تھی — سب گرم شوق مرمدن جوں پتنگ آیا
فتنہ فساد او تھی گہر میں گہر میں خون ہوئی — گر شہر میں خرامان وہ خانہ جنگ آیا
بر سر تھی ہی شاپا شور قلندری کا — کو شیخ و شہر باندہی زنجیر وزنگ آیا
جیسا تھی او سکی سی بیر ایں حریری — اتنی ہی تنگ ہو سی جی اپنو تنگ آیا
باتیں ہماری ساری بیند ہنگام سن وہ ہی — بوڑہی ہوئی یہ ہمکو اپنک نہ ڈھنگ آیا

لبریزی کی یانی زلف المبر عارضی ہی
حق دیکھو جون گیا تو چہرہ پہ رنگ آیا

دل اگر کہتا ہوں تو کہتا ہی وہ یہ دل ہی کیا — ایسی یاران دہر پاک ملنی کا حاصل ہی کیا
حابنا باطل کسو کا یہ قصور فہم ہے — حق اگر سمجھی تو سب کچھ حق کا یہاں باطل ہی کیا
یہاں کوئی وترات وقفہ کر کی قصد آگی کا گر — کاروان کاہ جہان رفتنی منزل ہے کیا
تک رہی ہیں اوسکو سو ہم تک رہی ہیں ایک سے — دیدہ حیران ہمارا دیدہ بسمل ہے کیا
وہ حقیقت ایک ہے ساری تھیں ہی سب میں یا تو — آشنا ہر رنگ میں یہ اور کچھ شامل ہے کیا

عیسی ان ظاهر هی ایک لیلی هی سعت اقلیم مین
اس عبارت کا نهین معلوم کچهه محمل هی کیا

اجوت سیر بیکو ایسی هی که هون مین وهم بخود
ده گسنده یون نهین کیتا که تو کیا بل هی کیا
عیبی مین اوسکی کنز نا جان ہے مشکل ہے

سمتو سو بار سو بار بهرتی هین ایک ایک آئین
ه گسنده یون نهین کیا که تو کیا بل هی کیا

شاخ بر گل نهال اور هر جهکی جاتی هین سب
قامت دلکش کا اوسکی سرو جی مائل هی کیا

مرثیه سیری هی هول کا رقت آور هی بلا
محتشم کو سیر مین کیا جانون مون مقبل هے کیا

ان دلبرون سی رابطه کرنا هی کام کیا
کر ایک سلام پوچهنا صاحب کا نام کیا

حیرت هی کهولیں چشم تماشا کهان کهان
حسن و جمال و سیا هی اوسکا خرام کیا

کی ایک نگاه کرم جهان اوس سی مل گیا
عاشق کو دلبرون نی سلام و سیام کیا

شکر خدا که سر نه فرو لائی سم کهین
کیا جانی سجده کیتی هین کسکو سلام کیا

اوس کج رب جهکی هوی نهه کو رکهه کی هم
دلچسپ اس مقام مین حرف و کلام کیا

جسجائی اوسکی چهره سی کرتی هین گفتگو
میر ارث ماه کل کا هی اوسجا مقام کیا

کیا هی کون بدر مین نقصان کچهه رها
پر نهه کیلی یه اوسکی هے ماه تمام کیا

یه جانون که دلکو هی اوس رو سو سی لاگ
کیا جانون میں ذکر اوکی هی اب صبح و شام کیا

تسبیح تک تو سیر لی رکها کلال کے
وقت نماز اب هی هوی تهی امام کیا

جسم سی خون هزار نکلی کا
کوئی دل کا بخار نکلی کا

اوسکی نخچیر کی سی روح اسین
هو کی آخر شکار نکلے کا

آنکهون سی سیاه هو کا سرخ
دل کا تب کچهه غبار نکلے کا

هی اری لاگ اوسکی تیر فرگان کی
کسکی سینه کی پار نکلے کا

خون ہی آئی گیا تو انکہوں میں	ایک سیل بہار نکلے کا
ناز خورشید کب تلک کہنچیں	کہر سی کب اپنی یار نکلے کا

منزلت میر عشق میں کتنیک
ہو گی نی اختیار نکلے کا

انجاز مہہ تکی تیری لب کی کام کا	کیا ذکر یہاں مسیح علیہ السلام کا
رقعہ یہاں جو آوی ہی سو تیرے یہن سندہا	گیا وحیی جواب اجل کی پیام کا
کچہ بسدہ سبہالتی ہی رکہی اون تکری بہیر	ممنون میں نہوں ہوں جواب سلام کا
ہنہ دیکہو بدر کا کہ تیری روکشی کری	تو یوں ہی نام لی ہی کسی نا تمام کا
نوبت ہی اپنی جب ہی ہی کوچ کا ہی شور	بجنا سنا نہیں ہی کہیو یہاں مقام کا
کنج اوسکی لب کا دیکہہ کی خاموش ہو رہی	یعنی کہ تہا مقام یہہ ختم کلام کا
صاحب ہمیں مار ڈالو مجہی تم وگر نہ بچہ	خبر عاشقی گناہ نہیں اس غلام کا

کب اتنا ہو مجہہ سی کسو کی سوائی میر
بندا ہوں دلسی میں اوسی سیدا مام کا

ہوشان کیوں نہ تیر خوبان کا	مجہہ یہ نوٹ ا ہوا ہی طوفان کا
ہاتہہ زنجیری ہی جنون میں رہا	اپنی زنجیرہ گریبان کا
جیکی مو دیکہو جہمکتی وی لب سرخ	ذکر یہاں کیا ہی لعل و مرجان کا
ایک رہزن ہی اوسکی کافر زلف	غم ہی رہتا ہی دین و ایمان کا
عمر اوسکی میں سب گذری	کچہہ بہگتا نا ہیں دل و جان کا
کافرستان ہی خال خط و زلف	وہر گیا میں دل مسلمان کا

مرگیا میر نالہ کش بیکس

لی لی ماتم میں اوسکی منہ دہانکا

جس شتم سی وہ شوخ جلا آج شب آیا — آیا کبہو یہاں دنکو بہی تو یوں غضب آیا

اوس نرگس مستانہ کو کر یاد کر ہوں ہے — کیا کرنہ سرشار مجہی لی [illegible] آیا

راہ اوسی ہوی خلق کو کس طور سی یارب — ہمکو تو کبہو ملنی کا اوسکی نہ ڈہب آیا

کیا بوجہتی ہو دب کی سخن منہ سی نہ نکلا — کچہ بکہی اوسکی مجہی [illegible] ادب آیا

ہستی تو ہیں سیلان طبیعت ہی اوسی ایسی — یہ باتیں ہیں اندیہ کو مزاج اوسکا کب آیا

خون ہوتی رہی دل ہمیں آرزو کی میں تیری — کس روز گلہ اوسکا میری تا بہ لب آیا

جی اٹکو ہیں آیا ہی جگر منہ تیں میں تیری — کیا فایدہ یہاں یار اگر جل کی اب آیا

آگی ہوی اوسکی تو ہوی بیخودی طاری — وہ یہاں سی گیا اوٹھہ کی مجہی ہوش جب آیا

جاتا تہا چلا راہ عجب چالسی کل میر

دیکہا اوسی جس شخص نی اوسکو عجب آیا

کیا کام کیا ہمنی دل یوں نہ لگانا تہا — اس جان کی جو کہو نکو اوسوقت بچانا تہا

تہا جیسم کا نرک اولی ایام میں پیری کی — جاتا تہا چلا ہر دم جامہ بہی پرانا تہا

ہر آن تہی سرگوشی یا بات تہیں کانی — اوقات ہی اک یہ بہی اک وہ بہی زمانا تہا

پامالی عزیزونکی رکہتی تہی نظر میں ننگ — اپنا بہی تمہیں اگر یہاں سر نہ اوٹہانا تہا

اک مجمع تمات ہیں اک محو ہیں قصہ کی — یہاں آج جو کچہ دیکہا سو کل وہ فسانا تہا

کیونکر کلی سی اوسکی میں اوٹہہ کی جلا جاتا — یہاں خاک میں ملنا تہا لوہو میں نہانا تہا

جو تیر چلا اوسکا سو میری طرف آیا — اس عشق کی میدان میں ہی تو نشانا تہا

جب تونی نظر پہیری تب جان گئی اوسکی — مرنا تیری عاشق کا مرنی کا بہانا تہا

اوس [illegible] کیا [illegible] اس زمین میں [illegible] — پردل نہ کہی اپنا احوال سنانا تہا

کہتا تھا کسو سی کہ یکتا تھا کسو کا تھہ
کل پھر کیڑا اتنا تھا ان سبھی کو دیوانا تھا

سنبھال اس کا نہ تھا آخر جی سی سیر آچانا تھا   ٹک رنجہ قدم کر کر جیتہ تلک اودھی آنا تھا
کیا ہوگی پر سالی کیا بردی ہیں بہنا لی   یہہ یاد کو ہر صورت عاشق سی چھپانا تھا
لذت سی نہ تھا خالی جانا تھہ تیغ او سکے   ای لصید حرم تجکو ٹک رحم بہی کہانا تھا
کیا صورتیں بگڑی ہیں مشتاقوں کی یہ آئینی   اوس چہرہ کو ای خالق ایسا نہ بنانا تھا
سب سہل ہیں سمجھو ہیچی ہی بہم پٹ بہم   برسوں تئیں گردون کی تب خاک کو چھانا تھا
کیا ظلم کیا سمجہا مارا جیون سی اوسی   کچھ بہو ڑہی تہی اسکی کچھ اسکا ٹھکانا تھا
اینو رقیامت اب دعوی سی قیامت ہی   خوابیدہ میری جون کو ظالم نہ جگانا تھا
ہو باغ بہار آیا گل پہول کہیں پایا   جلوہ اوسی یہاں اپنا صد رنگ دکہانا تھا

کہی نہ تہی ہم وہاں سی پہر اچکی ہو جیتی
میر اوس گلی میں تجکو نہ زنہار نہ جانا تہا

تب اوس بہشت رو نی یہہ خلطہ بہم کیا   جب برسوں ہمیں گور ہ یوسف کو دم کیا
چہرہ کو نوچ نوچ لیا جہاں کی کوٹ سینے   جانیکا دلکی ہمیں بہت غم الم کیا
کیا کیا سخن زبان پہ میری آئی ہو کی قتل   مانند خامہ کو کہ سیر اسر قلم کیا
دبوط اور لوگون سی سنا یکہ وہ ہیو سا ہے   ودر لبط رابطہ جو بہت ہمسی کم کیا
کی ہمنی تب درونہ کی سوزش سی عافیت   سب تن بدن اپنی آگ کی اپنا بہم کیا
یہاں تک اپنی جسم زار پہ تلوار سی لگی   اونی جو سید ماغی سی ابرو کو خم کیا

اس زندگی سی ماری ہی جانا بہلا تہا میر
رحم اونی میری حق میں کیا کیا ستم کیا

باجو گل کی فصل میں ہمکو جنوں ہوا / وہ دل جسے اپنا بہر وسا تہا خوں ہوا

ہیرا کیا ہو تنگ بھی تو میں بیاں کروں / آئی ہی اوسکی زلفن صبر و سکوں ہوا

سیلاب آکی آیا چلا جالی دشت میں / بی اختیار رونی کا میری [illegible] ہوا

جالی اوسکی تیغ سی رکھہ کو دریغ میر

صید حرم نداں شکار زبوں ہوا

رات سی آنسو میری انکھہ میں بہر آنے لگا / اُنک رشک جی تہا بدن میں سو بھی گھبرانے لگا

وہ لڑکپن سی نکل کر تیغ جھمکانے لگا / خون کرنیکا خیال اب جیہہ اوسی آنے لگا

لعل جاں بخش اوسکی بھی تو ہنسہ جوں الحیات / اتنو کوئی کوئی اون ہو نتھونہ جر جانے لگا

[illegible] اوسکی بحث پر تنگ نرگسہا کوش گر / یوں تو ناصح لی کہا تہا دل دیوانے لگا

[illegible] دم معتقد تم ہو کی شیخ شہر کے / یوں تو ناصح لی [illegible] البتہ کہ شکر یعنی دم کہانی لگا

[illegible] ملنا اوس گل نازک طبیعت سے ہنو / چاند یمیں رات تہا تہا سو ڈر جہانے لگا

عاشقونکی پائمالی میں اوسی اصرار ہے / یعنی وہ محشر خرام اب پاؤں پہلانے لگا

[illegible] اوس سیہ کی بھی دلکش دید میں آئی ہیں / کو ستار اصبح کا بھی انکھہ جھمکانے لگا

کیوں کر اوس آئینہ رو سی میر ملئی بے حجاب

وہ تو اپنی عکس کی بھی دیکھی شرمانے لگا

ضبط کرلی کرلی جواب لب کو بستہ وا کیا / سو بھی اپنا یوں رہا ہائی دلنی کیا کیا

انکھہ پڑتی ہی تمہاری منہ پہ جبتک جیں رہا / کیا کیا تمنی کہ مجہہ بیتاب سی پردا کیا

[illegible] ری اوسکی جھمکائی عشق جسکی یاں گیا / اس طبیعت بی سکون آنکی تپش اچھا کیا

[illegible] خطی مجکو رستی بند ہو جاتی ہیں اب / عشق یاں کیا کوچہ و بازار میں رسوا کیا

[illegible] ہتی ہی میر دی گذرا ہی سب ہے / اتنی اپنی طور پر ادنی ہی یہ سودا کیا

حال یہ کیا ہی بہر اید ہر کو گذارا نہ گیا | دور ہی دور پھری پاس بٹھایا نہ گیا

اوسکو منظور نہ تھی ہمسی مروت کرنی | ایک چشمک بھی نہ کی ایک اشارا نہ گیا

بعد دشنام بھی بوسہ کی توقع یہ وے | تلخ تر اُن کی سخن ہمسی گوارا نہ گیا

مرگئی سینہ صدا لوگوں میں کہا یا قہار | جیتی جی پھر ہی سی سر اودر ہی مارا نہ گیا

جی ہی رہی دربی ... غم عشق میں لیک | بوالہوس کیسی طرح ہمسی گذارا نہ گیا

ہم جان صدی کی اوسپر نہ زبان دیکھا نہ سود | ہمسی کچھ دوستی میں واری کا مارا نہ گیا

لیک گیا میں بھی دروازے کی میں انکی سپہر •

بر اطبا بی میری درد کا چارا نہ گیا

وہ دل نہیں رہا ہی بعث جو اوٹھائی کا | یا لو ہوا نک خوں سی بنہہ پر ہبائی کا

اب یہ نظر پڑی ہی کہ برگشتہ ویسے متو | کاوش کر نکی ٹک ہی تو سنبھالا نجائی کا

کھینچا جو میں وہ ساعد سیمیں تو کہہ اوٹھا | بس بس نہیں نہیں اہی صاحب غش آئی کا

رکھی تو اوسکی طور پر مجلس میں شیخ سے | پر بھی ملا تو چوٹ سا انکو رچھائی کا

جلوہ نسی اوسکی جلکی ہوی خاک سنگ و تخت | بیتاب دل بہت ہی یہ کیا تاب لائیے کا

ہم رہ چلکی جو ایسی ہی غم میں کہا یا گئے | معلوم جی کی حال سی ہوتا ہے جائیے کا

اوڑی ملکی ہی پاؤں میں زلف اوسکی پیچدار | بازی نہیں نہ یہ سانپ جو کوی کھلائی کا

اوڑی رہیگی خاک جیون اوڑی دشت دشت | کچھ دست اگر یہ بے سروساماں ہی آئی کا

٦ دریا ہمارے وہ سادہ قرار دل ... •

دیکھیں تو میر کب تئیں کو لی بجائی کا

وہ جو گلشن میں جلوہ ناک ہوا | پھول غیرت سی جل کی خاک ہوا

اوسکی دامن تلک نہ پہنچا ہات | تہا سر دست جیب چاک ہوا

در بیان صحبت شیخ — ستہر — اوس کی مرگی سے شہر پاک ہوا

میہر ہلکان ہو گیا تہا بہت
سو طلب میں بہر ہلاک ہوا

کیا روی ہمیں کیا یون آن کر کی مارا — یہ پیت دکہ کا طوفان کر کے مارا
تربت کا میری لوحہ آینہ سی کرنی کی — یعنی کہ اون نی مجکو حیران کر کے مارا
بیگانہ جان اوی کیا جوٹ رات کو کی — پہہ دیکہہ دیکہہ پہر آپہچان کر کے مارا
پہلی گلی لگا یا پہر دست جور او ٹہایا — مارا تو اوی لیکن احسان کر کے مارا
اوس سست عہد نی کیا لی تہی قسم مجہی سے — پہتوں کو اون نی عہد و پیمان کر کے مارا
حاضر یراق ہوتا کاہیکو جا ہتی تہا — پہ سو آکو کیا کیا سامان کر کے مارا

کبہی لگا کر سبکو میری نین نہ تہا
مستانہ پہر کومیں کیا جان کر کے مارا

کیا حسن خوبان گمراہ کا — ہمیشہ رہے نام الله کا
پشیمان ہوا دوستی کر کے میں — بہت مجکو ارمان تہا چاہ کا
جگر کی سپر پہوٹ جا بے لگی — ہلا تو ہی ناوک آہ کا
رہون جا کی مر حضرت یار میں — یہی وصف ہی بندہ درگاہ کا
کہا ہو دم قتل مجہہ تو ہے کسے — جواب اوسکو کیا مری خون خواہ کا
عدم کو بہہن مل کی جاتی ہیں لوگ — نم اس راہ میں کیا ہی ہمراہ کا
نظر خوا الله اوسکی منہ پر پڑے — بہت خوب ہی دیکہنا ماہ کا
اسیری کا دیتا ہی نردہ — مرا زمزمہ گاہ بیگاہ کا

لکوہن اگر دیکہہ تیری ہو میر